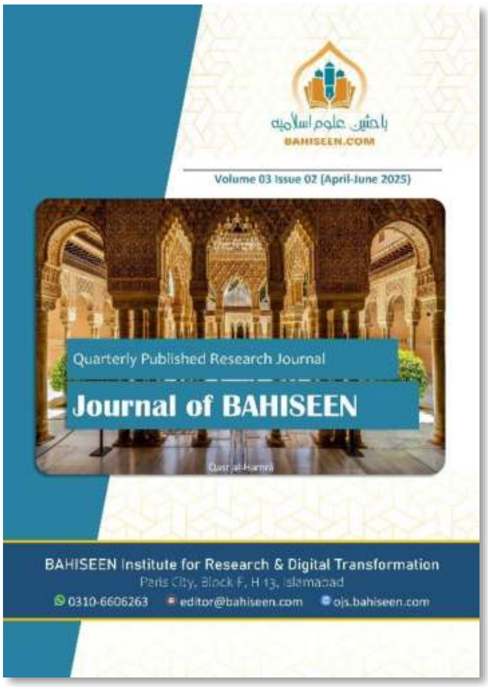

Title
Journal of BAHISEEN
Issue
Volume 03, Issue 02,
April -June 2025
ISSN
ISSN (Online): 2959-4758
ISSN (Print): 2959-474X
Frequency
Quarterly
Copyright ©
Year: 2025
Type: CC-BY-NC
Availability
Open Access
Website
ojs.bahiseen.com
Email
editor@bahiseen.com
Contact
+923106606263
Publisher
BAHISEEN Institute for Research & Digital Transformation, Islamabad

اوہام پرستی کے خاندانی نظام پر اثرات اور قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کا حل (ایک تجزیاتی مطالعہ)

Effects of Superstition on the Family System and its Solution in the Light of Quran and Hadith (An Analytical Study)

Irum Abbasi
MPhil Scholar Riphah International University, Islamabad
Email: irumabbasi21@gmail.com
Dr. Saddaqat Hussain
Lecturer Higher Education Department Ajk
Email: sadaqatajk2@gmail.com
Dr. Shehla Riaz
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Riphah International University, Islamabad

Abstract

Superstition is a major societal issue that cannot be denied.Today, Muslims seem to suffer from superstitions, anxiety, panic and anger in one way or another. Superstition is a disease that the patient fears everything and associates his profit and loss with it. Their forms have changed with the changing times but they are still present in large numbers all over the world. People of Pakistan (Muzaffarabad Azad Kashmir) despite being a Muslim state are victims of these atrocities.So superstition is dangerous for man in every sense.The needof the hour is to deal with superstition and restructure our lives on the teaching of Holy Quran and Hadith. Islamic teachings is training of a person through which a pious person can be made in such a manner that he can get rid offnegative tendencies and desires through which he can devote himself to Allah Almighty in true sense. Through Islamic teachings the effects of superstition on society and domestic life can be eliminated.

Keywords: Superstition, Muslim, Islamic Teaching, Effects, Solution

اوہام پرستی معاشرے کا ایک اہم مسئلہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آج مسلمان کسی نہ کسی طرح توہمات، بے چینی، گھبراہٹ، پریشانی، غم وغصے کا شکار نظر آتے ہیں۔ اوہام پرستی ایک ایسی بیماری ہے جس کا مریض ہر چیز سے خوف کھاتا ہے اور انہی سے اپنا نفع ونقصان وابستہ کرلیتا ہے۔ زمانہ بدلنے کے ساتھ ساتھ ان کی صورتیں تبدیل ہوئی ہیں لیکن یہ آج بھی پوری دنیا میں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ پاکستان (مظفر آباد آزاد کشمیر) کے لوگ مسلم ریاست ہونے کے باوجود ان اوہام کا شکار ہیں۔ ہم پرستی ہر لحاظ سے انسان کے لیے خطرناک ہے۔ موجودہ دور کی اہم ضرورت ہے کہ اوہام پرستی کا تدراک کر کے اسلامی تعلیمات کے مطابق اس کا حل نکالا جائے۔ اسلامی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کی تربیت کی جاسکتی جس سے ایک صالح انسان تیار ہو سکے ایسا ہی انسان منفی رجحانات اور توہمات سے پاک ہو سکتا ہے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے والا ہو۔ اسلامی تعلیمات کے ذریعے توہم پرستی کے معاشرے اور گھریلو زندگیوں پر اثرات ختم کیے جاسکتے ہیں۔

تمہید:

اوہام پرستی ایسا عقیدہ ہے جو فضول خیالات کے نتیجے میں عمل میں آتا ہے ایسا کسی بدشگونی یا نحوست کی بناء پر ہوتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی[1]۔ توہم پرستی سے مراد خوف یا جہالت کی وجہ سے غیر حقیقی خیالات پر عمل کرنے کے ہیں وہم کا مطلب گمان ہے اور اوہام اس کی جمع ہے۔ وہم وہ قوت ہے جو فضول خیال پیدا کرتی ہے۔ اسلام کا عقیدہ توحید ہے کہ رب حقیقی کو اپنی ذات، صفات، اختیارات ہر اعتبار سے بے مثال ماننا۔ اوہام پرستی ایک غلامی ہے جو لوگوں کو مختلف چیزوں سے خوف زدہ کرتی ہے اور انسان انہی چیزوں کو نفع و نقصان کا زریعہ سمجھتا ہے۔ قبل از اسلام لوگ الو، شوال، صفر اور عورت کو منحوس تصور کرتے تھے پیغمبر اسلام ﷺ نے اوہام پرستی کی نفی کی اور فرمایا کہ خیر و شر کا تعلق کسی چیز سے نہیں یہ رب تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔ اسلام نے انسانیت کو توہمات سے نکال کر علم و تحقیق کا حکم دیا اور اسے صحیح راہ دکھائی۔

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمۡ فَاسِقُۢ بِنَبَإٖ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوۡمَۢا بِجَهَٰلَةٖ فَتُصۡبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلۡتُمۡ نَٰدِمِينَ

ترجمہ: "مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔"[2]

توہم پرستی کے موضوع پر (Stuart Vyse) نے ایک دلچسپ مقالہ لکھا ہے جس میں غیر معمولی عقائد، بیماری، غم و غصہ، نفسیاتی مجبوریوں اور ان کی مختلف اقسام پر تحقیق کی اور بتایا کہ اوہام پرستی کی ایک وجہ انسان کو ایسے حالات میں قابو نہ پانے کا احساس دلانا ہے جہاں واقعات اس کے بس میں نہیں ہوتے ہیں۔ یہ خاص طور پر افسردہ، انتہائی فکرمند، وہمی، پریشان افراد کے ساتھ ہوتا ہے۔[3] ہر قوم کا ایک اپنا عقیدہ ہوتا ہے جس کے مطابق اس کے اعمال ترتیب پاتے ہیں۔ یہ فضول خیالات کامیابی کی راہ میں مشکلات کا سبب بنتے ہیں۔ مظفر آباد میں وہم پرستی اتنی عام ہے کہ معاشرے کے پڑھے لکھے افراد بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ اسلام توہم پرستی کو شرک کے طور پر دیکھتا ہے۔ لوگ ذہنی اور نفسیاتی امراض کو شیاطین کا کام سمجھتے ہیں جو ذہین پر قابض ہو جاتے ہیں لوگ کالے جادو سے بچنے کے لئے تعویذ پہنتے ہیں، بعض گھروں اور جگہوں پر جن، بھوت رہتے ہیں لوگ خوف کی وجہ سے وہاں نہیں جاتے کہ وہ ان کو چمٹ جائیں گے۔

ان توہمات کی وجہ سے لوگوں کی بڑی تعداد کو ان توہمات کو ماننے لگ گئی ہے جس کی وجہ لاعلمی ہے[4]۔ مظفر آباد میں اوہام پرستی کے خاندانی نظام پر اثرات بہت زیادہ ہیں جیسے بہت سے گھرانوں میں کالے رنگ کا لباس نہیں پہننے دیتے کہا اس سے ان کا نصیب خراب ہو گا، کسی گھر میں شادی ہو وہاں کسی بیوہ یا مطلقہ کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی، اکثر لوگ کہتے ہیں ہاتھوں میں کھجلی ہو تو دولت آنے والی ہے، نوزائید بچوں کو جنوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کے پاس چھری یا کوئی لوہے کی چیز رکھی جاتی ہے تاکہ حفاظت ہو، دلہن کو رخصتی کے وقت ایک برتن میں چاول یا چینی دی جاتی ہے کہ اسے پھینکتی ہوئی جاہو تاکہ والدین کا رزق انہی کے گھر چھوڑے جاہو۔ رخصت ہوتے وقت دلہن کے سر پر قرآن پاک رکھا جاتا ہے تاکہ ہر شر سے محفوظ رخصت ہو، یہ تصور بھی عام ہے اگر کوئی لڑکا یا لڑکی ہنڈیاں صاف کر کے کھالے تو اس کی شادی میں بارش ہو گی، نوزائید کا لباس دھونے کے بعد نچوڑا نہیں جاتا کہ اس سے بچے کے پیٹ میں تکلیف ہوتی ہے، دیوار کے پاس کوا بولے تو مہمان آہیں گئے، جھاڑو کھڑا کرنا، بعد عصر جھاڑو دینا نحوست لاتا ہے، خالی قینچی چلانے سے قطع تعلقی ہوتی ہے، دو عیدوں کے درمیان اگر شادی کی جائے تو کامیاب نہیں ہوتی، شیشہ ٹوٹنا، دودھ کا ابل کر گرنا، کالی بلی کا راستہ کاٹنا وغیرہ کو برے واقعات ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ آج کل جتنی رسمیں دنیا میں آنے سے لے کر موت تک کی جاتی ہیں ان میں زیادہ توہمات ہیں جو اکثر بڑے سمجھدار اور عقلمند

لوگوں میں عام ہیں۔نیک شگونی، بد شگونی لینا مظفر آباد میں عام بات ہے لوگ خود سے کسی چیز کو اپنے لئے مبارک اور کسی کو منحوس قرار دیتے ۔بہت سی مشہور شخصیات میں توہمات پائی جاتی ہیں بھی اس کا شکار نظر آتی ہیں۔ان توہمات میں مبتلا زیادہ تعداد خواتین کی ہے۔اسلام میں توہم پرستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ہمارے بزرگوں نے توہم پرستی پر مبنی بے شمار باتیں ہمارے ذہنوں میں ڈال دی ہیں جو اب نکلنا بہت مشکل ہے۔یہ نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں۔مسلمانوں میں توہمات کی دوسری بڑی وجہ غیر مسلموں کے ساتھ رہنا ہے جن میں توہمات پائی جاتی ہیں۔میڈیا بھی ان توہمات کو بڑھانے میں کردار ادا کر رہا ہے۔[5] ٹی وی سیریل میں توہمات کو سچ دکھا کر انسانوں کے ذہن میں توہمات مضبوط کرتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

حدیث شریف کی روایت ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ. (فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ".

ترجمہ:"مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ جس دن ابراہیم کی وفات ہوئی اسی دن سورج گہن ہوا۔لوگ کہنے لگے ابراہیم کے مرنے سے سورج گہنایا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سناتو) فرمایا:سورج اور چاند تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں،ان میں نہ کسی کے مرنے سے گہن آتا ہے نہ کسی کے جینے سے تم جب یہ گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو جب تک گہن چھٹ نہ جائے"اسلام نے ان توہمات کی سخت مذمت کی ہے اور پوری قوت سے اس کے دروازے بند کئے اور اعلان کیا کہ نظام کائنات میں اللہ کے قوانین تبدیل نہیں ہوسکتے غیب کا علم اللہ کو ہے۔انسانیت کی فلاح انہیں مانے بغیر ممکن نہیں ہے۔

تعارف موضوع

اوہام پرستی خاندانی اختلافات کو زیادہ توجہ دینے کا عمل ہے جو خاندانی زندگی کو منفی طرز پہ لے جاتی ہے۔یہ نفرت، شکوک، اور ناامیدی وغیرہ کو زیادہ اہمیت دیتی ہے، جس کی وجہ سے خاندانی روابط کمزور ہو جاتے ہیں۔اوہام پرستی کے نتیجے میں خاندانی اتحاد و مروت کم ہوتی ہے، خاندانی میل جول خراب ہو جاتے ہیں۔اسلامی تعلیمات میں اوہام پرستی سے منع کیا گیا ہے اور اسلامی تعلیمات کے تحت، خاندانی اختلافات کو حل کرنے کیلئے خاندانی اتحاد، محبت واحترام اور صلح رحمی کا حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں خیر وشر کو پہچاننے کی صلاحیت رکھی ہے انسان جب حالات واقعات سے متاثر ہو کر شر کو خیر سمجھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی کے لیے اپنی کتابیں، انبیاءؑ اور رسول دنیا میں بھیجتے ہیں تاکہ لوگ ان سے رہنمائی حاصل کریں پھر ان رسولوں کی بات ہی خیر ہوتی ہے چاہے پوری دنیا ان کی مخالفت کیوں نہ کرے۔[6]

إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا

ترجمہ: "بے شک ہم نے اسے راستہ بھی دکھا دیا (اب وہ) خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا"۔[7]

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ جب ہم نے انسان کو پیدا کیا تو اس کے اندر خیر وشر کو پہچانے کی صلاحت دی اب یہ اس کا کام ہے کہ نیکی کی راہ پر چلے یا بدی کی راہ پر۔اللہ نے انسان کو ظاہری اور باطنی حواس عطا کئے، اسے غور کرنے والا بنایا، رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر ہدایت کا راستہ دکھایا۔اب یہ اسی پر ہے کہ وہ ایمان قبول کر کے شکر گزر بنے یا کفر کر کے ناشکری کرنے والا بنے۔[8]

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كَمَثَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَٰنِ ٱكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّنكَ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ[9]

ترجمہ: "(منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان کو کہتا ہے کہ کافر ہو جا۔ جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں۔ مجھ کو تو خدائے رب العالمین سے ڈر لگتا ہے"۔

اس آیت میں منافقوں کی مثال شیطان جیسی بیان کی گئی ہے کہ انسان کو کفر کرنے کو کہتا ہے پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تیرے کام سے بیزار ہوں مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے۔ اسی طرح منافقوں نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا اور مدد کے وعدے گئے جب یہودیوں نے مسلمانوں سے جنگ کی تو منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا[10]۔ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں وہ اپنے جس خاص بندے کو غیب کا علم کسی خاص مقصد کے لئے دینا چاہے تو وہ اس کی مرضی ہے وہ دینے پر قادر ہے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے اہم معاملات میں مشورے کے لئے استخارے کی نماز کا حکم دیا تاکہ اس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اچھی چیز کی درخواست کریں۔ اسلام نے تیروں کے ذریعے فال نکالنے، پرندوں کی مدد سے فال لینے سے منع کیا ہے کیونکہ تیر یا کوئی جانور یہ نہیں جانتا کہ خیر اور اچھائی کس جگہ ہے لہٰذا ان چیزوں سے مشورہ لینا جہالت ہے۔ مسلمانوں میں توہم پرستی کی صورتوں میں قبر پرستی ہمیشہ سے رہی ہے چاہے وہ دور جاہلیت ہو یا دور جدید لوگ قبروں پر دعا کرنے، منت ماننے اور نذر نیاز چڑھانے جاتے ہیں۔ کسی نامعلوم فوجی کا مزار یا مجسمہ بنا کر اس کے سامنے تحفے پیش کئے جاتے ہیں اس کی گردن پر پھول پہنائے جاتے ہیں۔ جب کوئی غیر ملکی لیڈر ملک کا دورہ کرتا ہے تو اس مجسمہ پر خاص حاضری دے کر عقیدت کا اظہار کرتا ہے یہ سب بت پرستی ہے جو شیطانی کام ہے۔[11] قرآن پاک میں منافقین کی مثال یوں بیان کی گی ہے:

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ ٱلَّذِى ٱسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُۥ ذَهَبَ ٱللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِى ظُلُمَٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ○ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

ترجمہ: "ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی جب آگ نے اس کے ارد گرد کی چیزیں روشن کیں تو خدا نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔ (یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے"۔ [12]

اس آیت مبارکہ میں منافقین کی مثال بیان کی گئی ہے جیسے کوئی شخص اندھیری رات میں آگ روشن کرے جنگل میں راستہ دیکھنے کو اور جب آگ روشن ہو جائے تو اللہ اسے بجھا دے اور وہ اندھیری رات میں جنگل میں کھڑا رہ جائے اسے کچھ نظر نہ آئے۔ ایسے ہی منافقین نے مسلمانوں کے خوف سے کلمہ شہادت کی روشنی سے کام لینا چاہا مگر انہیں کچھ فائدہ نہ ہوا یعنی وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں جو اپنے نفع و نقصان نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت بخشی مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کر لی۔ جب حق سننے، ماننے، کہنے اور دیکھنے سے محروم ہو گئے تو ان کے کان، زبان، آنکھ سب بیکار ہو گئے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ ہر طرح کی خیر و بھلائی کی امید صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ کرے کیونکہ تمام بھلائیاں اللہ کے پاس ہیں[13]۔ صحیح بخاری میں روایت ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم " كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ، هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ ".

ترجمہ: "ابو ہریرہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بچہ اپنے پیدائشی دین (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور کا بچہ (صحیح اور سالم) پیدا ہوتا ہے کیا تم نے (پیدائشی طور پر) کوئی ان کے جسم کا حصہ کٹا ہوا دیکھا ہے"۔ [14]

فتح مکہ کے وقت حضور ﷺ نے مسلمانوں کو ایران وروم کی سلطنت کی بشارت دی کہ یہ مسلمانوں کے ہاتھ آئے گی۔اس پر یہود و منافقین کو تعجب ہوا کہ کہاں فارس وروم جیسے زبردست ملک اور کہاں مسلمان۔اسی لئے یہود منافقین مذاق اڑاتے تھے کہ حملے سے ڈر کر مدینہ کے گرد خندق کھودنے والے مسلمان قیصر وکسریٰ کے تاج پر قبضہ پانے کے خواب دیکھتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حضور ﷺ کا وعدہ پورا ہوا۔کائنات کی ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جسے چاہے جو عطا فرمائے دن اور رات کا نظام بھی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔وہی زندہ سے مردہ نکالتا ہے اور وہی مردہ سے زندہ نکالنے پر قادر ہے۔جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی دیتا ہے وہ ہر چیز کا مالک ہے[15]۔

اوہام پرستی کی تعریف:

اوہام پرستی سے مراد گمان، وسواس، شک، دماغ میں فضول خیالات پیدا کرنے والی باطنی قوت کے ہیں۔فیروز الغات میں وہم کے معنی شک، بے اعتباری، بدگمانی، دماغ کی وہ قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہیں کے ہیں۔توہُم کا تعلق انسانی نفسیات سے ہے اس لیے ماہرین نفسیات اس کی تعریف یوں کرتے ہیں: جب کسی ظن پر سختی سے اصرار کیا جائے اور یہ یقین ہو وہ غلط ہے تو اسے توہم کہتے ہیں۔

توہم پرست:

وہمی انسان کو اسی لیے وہم پرست کہتے ہیں کہ وہ بغیر کسی دلیل کے اپنے باطل خیالات کو یقین کا درجہ دے دیتا ہے اور اسی پہ عمل کرتا ہے۔ایک وہمی انسان اپنے وہم کے ہاتھوں نہ صرف اپنی صحت اور خوشیاں ختم کرتا ہے بلکہ اپنے ارد گرد بسنے والے لوگوں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔اوہام وہم کی جمع ہے جس کے معنی خیالی تصور، خیالات، افکار کے ہیں۔[16] اوہام پرستی ایسی بیماری ہے جسے انسان خود پیدا کرتا ہے جب انسان غیر ضروری سوچتا ہے تو آخر اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ جو کہتا ہے، کرتا ہے، سوچتا ہے بس وہی ٹھیک ہے اور سب غلط پھر اس وہم سے باہر نکلنا اس کے لئے ناممکن ہوتا ہے۔

اسلوب وطریقہ تحقیق:

اس تحقیق میں مقداری طریقہ تحقیق (Quantitative Research Methodology) اپنایا گیا ہے جس کے لیے درج ذیل ٹولز کو اختیار کیا گیا ہے۔اس مقالے کو تین ابواب میں پیش کیا گیا ہے اور ہر باب کی ذیلی فصول بھی بنائی گئی ہیں اس میں ڈیٹا جمع کرنے کے لئے سروے، سوالنامے اور انٹرویو سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔اہل علم اور علمائے کرام سے بذریعہ سوال وجواب استفادہ کیا گیا ہے تحقیق کے دوران بنیادی مصادر کے طور پر قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ اور جہاں تفسیر کی ضرورت محسوس ہوئی وہاں تفسیر بھی بیان کی ہے اور احادیث نبوی ﷺ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اس کے بعد موضوع سے متعلق دیگر ذرائع انٹرنیٹ پہ کالم نگار، تحقیقی مقالہ جات، کتب کے مضامین اکٹھے کر کے ان سے استفادہ کیا گیا ہے۔تمام ضروری معلومات حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔مقالہ کی عبارت آسان فہم اردو میں ہے مقالے کے آخر میں نتائج تحقیق، سفارشات، فہرست آیات واحادیث، فہرست کتابیات، فہرست شخصیات درج کی گئی ہیں۔

اوہام پرستی کے خاندانی نظام پر اثرات

کسی بھی تہذیب اور قوم کا عروج خاندان کی تعمیر، تربیت اور مثبت کردار پر ہوتا ہے اسی لئے خاندان کو پہلا ریاستی ادارہ قرار دیا گیا ہے جس پر معاشرے کی عمارت قائم ہوتی ہے۔عمارت کی پائیداری کے لئے ضروری ہے کہ اس کی بنیاد مضبوط ہو۔دنیا کا سب سے قدیم اور اہم ادارہ خاندان ہے جس کا وجود ہر دور اور معاشرے میں موجود رہا ہے۔یہ ہر فرد کی زندگی میں اہم معاشرتی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے

اس کے ذریعے ایک بچے کو معاشرتی زندگی کے رسم ورواج، اقدار اور روایات ملتی ہیں جس پر وہ اپنی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔ درحقیقت خاندان ہی کے ذریعے مذہبی، سماجی، تہذیبی وثقافتی وظائف اگلی نسلوں میں منتقل کئے جاتے ہیں۔ قبل از اسلام عربوں میں جاہلیت عام تھی وہی جاہلیت آج کے جدید دور میں بھی موجود ہیں صرف صورتیں بدل گئی ہیں۔ آج بھی بڑے بڑے مسلمان طرح طرح کی بدگمانیوں میں بدشگونیوں، توہمات، اوہام میں مبتلاء نظر آتے ہیں اور دوسروں کو بھی انہی بدگمانیوں میں مبتلا کر دیتے ہیں جس کا آغاز لوگوں کے گھر اور خاندان سے ہوتا ہے۔ ان توہمات میں عورتوں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے عورتوں میں اس قسم کی باتیں زیادہ عام ہوتی ہیں جیسے کالی بلی راستہ کاٹ لے تو نحوست ہوگی اگر کسی کام کے لیے باہر جا رہے ہوں تو وہ کام نہیں ہوگا، جوتی پر جوتی چڑھ جائے تو سفر پیش آئے گا، ہچکیوں کے آنے پر کہا جاتا ہے کوئی قریبی یاد کر رہا ہے وغیرہ جیسے روزمرہ کی زندگی میں بے شمار خیالات اور توہمات پائے جاتے ہیں جو رات دن لوگوں سے سننے کو ملتے ہیں۔ ان توہمات کا زیادہ اثر خواتین پر ہوتا ہے چونکہ گھریلو زندگی میں ان کا ایک اہم مقام ہے اس لیے جو چیزیں ان پر اثر کرتی ہیں یا وہ جس پر عمل کرتی ہیں وہ پورے گھرانے پر اثر انداز ہوتی ہے بلا تحقیق ہم ان عالموں کی باتوں پر یقین کرتے ہیں جن کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں۔[17]

ہر انسان نے مشہور ہونے کے لیے سوشل میڈیا میں دوڑ لگائی ہوئی ہے، بیچارے عوام ان کی باتوں میں آکر توہمات اور بے بنیاد باتوں پر ایسے یقین کرتے ہیں کہ پورا گھر ان کے زیر اثر آجاتا ہے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے، دینی تعلیمات سے دوری کی وجہ سے ہمارے عوام میں اتنا شعور نہیں کہ معلوم کر سکیں کون سچ کہہ رہا ہے اور کون لوگوں کو بے وقوف بنا رہا ہے۔ اس فصل میں توہم پرستی کے خاندانی نظام پر اثرات کی سروے اور انٹرویو کے ذریعے جانچ پڑتال کی گئی ہے کہ مظفر آباد میں توہم پرستی کہ کیا اثرات خاندانوں پہ مرتب ہوتے ہیں اور ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔[18]

ٹیبل نمبر1: آپ کے خاندان میں توہم پرستی کتنے فیصد ہے؟

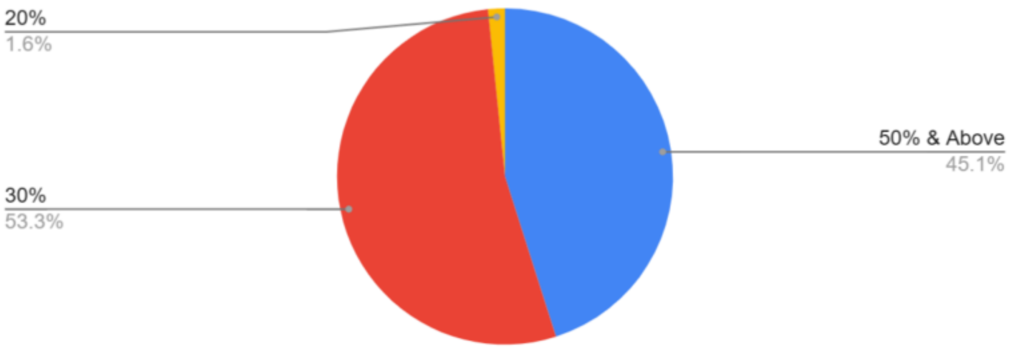

آپ کے خاندان میں توہم پرستی کتنے فیصد ہے پر کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق 50٪ سے زیادہ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمارے خاندان میں 45.1٪ توہم پرستی پائی جاتی ہے، 30٪ افراد کے مطابق ان کے خاندان میں 53.3٪ توہم پرستی موجود ہے جبکہ 20٪ کی رائے کے مطابق ان کے خاندان میں 1.6٪ توہم پرستی پائی جاتی ہے۔ اس سروے کے نتیجے سے ثابت ہے کہ مظفر آباد کے لوگوں کی بڑی تعداد کا ماننا ہے کہ ان کے خاندان میں توہم پرستی پائی جاتی ہے۔

شادی بیاہ کے معاملات پر اثرات:

لوگوں میں یہ اوہام بھی عام ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان شادی نہیں کرنی چاہیے اس سے نحوست ہوتی ہے یہ بالکل غلط اور بیہودہ خیال ہے مسلمان ہر مہینے میں نکاح کر سکتا ہے۔ ویسے تو مسلمانوں نے ہندوؤں سے زیادہ تر توہمات اور رسمیں لی ہیں جن پر

مسلمان ایسے عمل کرتے ہیں جیسے ان کے دین کا حصہ ہوں۔ آج کل مظفر آباد میں ایک نئی رسم دیکھنے میں آئی ہے کہ شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کے ستارے ملائے جاتے ہیں۔ اگر مل گئے تو شادی کروادیتے ہیں ورنہ نہیں کرواتے۔

اسلام ستاروں کی تاثیر کا قائل نہیں اور نہ ہی علم نجوم پر اعتماد کرنے کا حکم ہے لہذا مسلمانوں کے لیے یہ عمل جائز نہیں۔ قسمت کا حال صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں اہم کام سے پہلے مشورہ کے لیے استخارے کی اجازت ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے دعا پڑھ کر مدد مانگی جاتی ہے۔

ٹیبل نمبر2: توہم پرستی کے باعث خاندان کے افراد ایک دوسرے کی باتیں کتنی سنتے ہیں؟

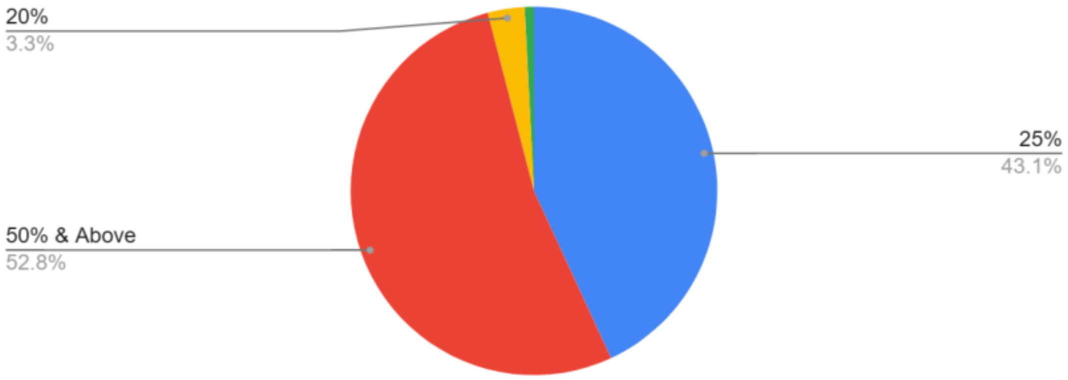

توہم پرستی کے باعث خاندان کے افراد ایک دوسرے کی باتیں کتنی سنتے ہیں پر کئے جانے والے سروے کے مطابق 50٪ سے زیادہ لوگوں کی رائے ہے کہ ہمارے خاندان میں توہم پرستی کے باعث لوگ ایک دوسرے کی باتیں سنتے ہیں، 25٪ لوگوں کے مطابق ان کے خاندان میں 43.1٪ لوگ توہم پرستی کے باعث ایک دوسرے کی باتیں سنتے ہیں جبکہ 20٪ کا کہنا ہے کہ توہم پرستی کے باعث خاندان کے 3.3٪ لوگ ایک دوسرے کی باتیں سنتے ہیں۔ اس سروے کے نتیجے سے معلوم ہوتا ہے کہ مظفر آباد کے رہنے لوگ توہم پرستی کی وجہ سے خاندان کے افراد کی باتیں سنتے ہیں۔

خاندانی نظام پر ستاروں کے اثرات:

آج کے جدید دور میں خود کو پڑھا لکھا اور سمجھدار سمجھنے والوں کی بہت بڑی تعداد ستاروں کے اثرات کے اس قدر قائل ہیں کہ کاروبار اور شادی جیسے اہم فیصلے بھی ستاروں کی نقل وحرکت کے مطابق کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ستارہ شناسی، چہرہ شناسی، دست شناسی وغیرہ کا دعویٰ کرنے والے عاملوں کا آسان شکار ہوتے ہیں، جو ان سے بڑی بڑی رقمیں بٹورتے ہیں۔ چاند جب برج عقرب میں ہوتا ہے تو سفر کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں، نجومی اسے منحوس کہتے ہیں اور جب برج اسد میں ہو تو کپڑے کٹوانے اور سلوانے کو برا کہا جاتا ہے۔ ایسی باتوں کو ہرگز نہیں ماننا چاہیے۔ یہ ان عاملوں اور نجومیوں کے طریقے ہیں جن کا یقین وہ لوگوں کو کرواتے ہیں۔ عورتیں آسانی سے ان کی باتوں میں آکر ستاروں کی تاثیر کا یقین کرنے لگتی ہیں اور پورے گھرانے کو بھی ان توہمات پر یقین کرنے پر زور دیتی ہیں۔

نجوم کی اس قسم کی باتیں جس میں ستاروں کی تاثیر کا ذکر کیا جاتا ہے کہ فلاں ستارہ طلوع کرے گا تو یہ بات ہوگی، یہ خلاف شرع ہے بہت سے لوگ نجومیوں، پروفیسر اور رمل وجفر کے چھوٹے دعویداروں کے پاس جاکر قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں پھر اس کے مطابق آئندہ زندگی کا لائحہ عمل بناتے ہیں۔ اس طرز عمل میں صرف نقصان ہی نقصان ہے ایسے شخص کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔[19]

ٹیبل نمبر3: آپ کے خاندان میں توہم پرستی کا اثر زیادہ کن میں ہے؟

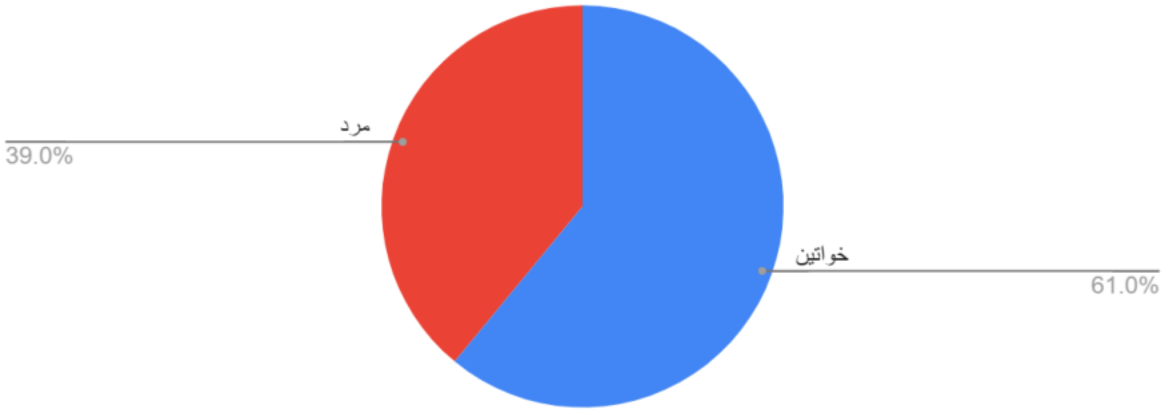

آپ کے خاندان میں توہم پرستی کا اثر زیادہ کن میں ہے پر کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق مظفر آباد میں 61.0٪ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمارے خاندان میں توہم پرستی کا زیادہ اثر خواتین میں ہے جبکہ 39.0٪ لوگوں کے مطابق ان کے خاندان میں توہم پرستی کا زیادہ اثر مردوں میں ہے۔ اس نتیجے سے ثابت ہے کہ زیادہ تعداد میں لوگ یہ مانتے ہیں کہ ان کے خاندان میں توہم پرستی کے زیادہ اثرات خواتین میں موجود ہیں۔

تعویذ کے ذریعے قابو کرنا:

بعض خواتین سمجھتی ہیں کہ سسرال والوں، ساس اور شوہر کو قابو کرنے کے لیے تعویذ اور جادو ٹونے کی ضرورت ہے۔ جبکہ یہ بالکل غلط خیال ہے اپنے فرائض کی صحیح ادائیگی، پیار، محبت ادب واحترام اور اخلاق کے ساتھ انسان ہر کسی کا دل جیت سکتا ہے یہ وہ ہتھیار ہے جو کسی بھی انسان پر قابو پانے کے لیے کافی ہے۔ اس کے لیے جادو اور تعویذوں کی کوئی ضرورت نہیں یہ محض توہم پرستی ہے۔

ٹیبل نمبر 4: کیا توہم پرستی کے باعث خاندان کے رشتے متاثر ہو رہے ہیں؟

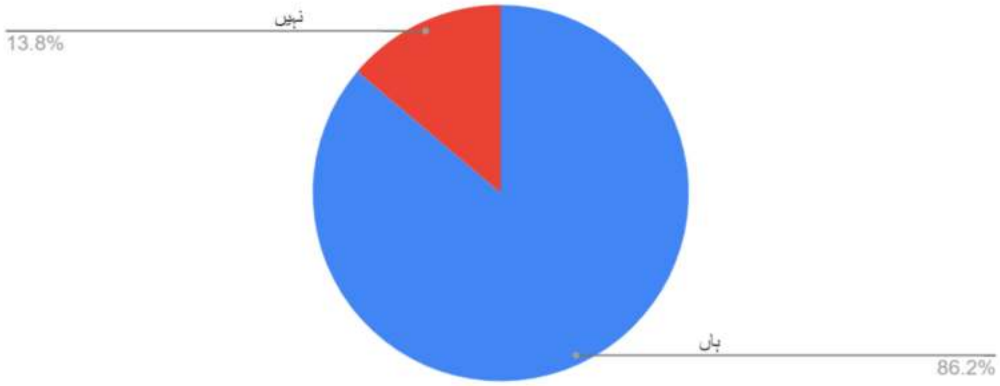

توہم پرستی کے باعث خاندان کے رشتے متاثر ہو رہے ہیں پہ کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق 86.2٪ لوگوں کی رائے ہے کہ توہم پرستی کے باعث خاندان کے رشتے متاثر ہو رہے ہیں جبکہ 13.8٪ افراد کے مطابق توہم پرستی سے خاندان کے رشتے متاثر نہیں ہوتے۔ اس سروے کے نتیجے کے مطابق مظفر آباد میں رہنے والوں کی بڑی تعداد یہ مانتی ہے کہ توہم پرستی کے باعث خاندان کے رشتے متاثر ہوتے ہیں۔

غیر اللہ پر توکل کرنا:

ہر صاحب علم اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ مظفر آباد میں جتنی توہم پرستیاں پھیلی ہوئی ہیں ان میں سے کسی کا بھی تعلق شریعت اسلامیہ کے ساتھ نہیں ہے۔ اسلام نے ان توہمات، اوہام کی واضح تردید فرمائی ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر مسلمانوں میں یہ باتیں

عام پائی جاتی ہیں تو یہ بدعقیدگی کے زمرے میں آتی ہیں جو انسان کے ایمان کے لیے خطرہ ہے۔اس لیے کہ بدعمل کا آخرت میں کسی نہ کسی وقت چھٹکارا ہو جائے گا لیکن بدعقیدہ کا چھٹکارا انتہائی مشکل ہے۔انسان اپنی زبان سے توکلے کا اظہار کرتا ہے لیکن اپنے اعمال بھول جاتا ہے۔وہ یہ بھول جاتا ہے کہ ساری طاقت کا مالک وہی ایک رب ہے۔اس کے حکم کے بغیر کچھ ممکن نہیں[20]۔ نفع ونقصان،زندگی وموت کا وہی مالک ہے۔اُلو میں کیا طاقت کہ وہ کسی کو فقیر بنادے یا ہما پرندہ کسی کو بادشاہ بنادے۔

گھر، دکان، تجارت، کاروبار میں برکت اور رحمت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترتی ہے اور اسی کی رضا میں تمام برکتیں اور خوشیاں منحصر ہیں۔وہ جب کسی سے خوش ہوتا ہے تو اسے پریشانیوں اور مشکلات سے محفوظ رکھتا ہے اور جب ناراض ہوتا ہے تو پھر تکلیف اور مشکلات کا سلسلہ چل پڑتا ہے۔جس سے انسان کی تمام تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں۔[21]

روزمرہ کی توہمات:

مظفر آباد میں بعض لوگ گاڑیوں پر کالا کپڑا، دھاگا، جو تا باندھ لیتے ہیں تاکہ شیطانی نظروں سے محفوظ رہے۔بچوں کو کالا ٹکا لگانا یا کالا دھاگا ہاتھ پر باندھنے کا رواج بھی عام ہے۔ستاروں کے ٹوٹنے کے وقت جو دعا کی جائے وہ پوری ہوتی ہے اور بہت سے لوگ اس توہم پرستی پر عمل بھی کرتے ہیں۔مظفر آباد میں کاہن، نجومی، عامل، جادوگر، دست شناس وغیرہ عام پائے جاتے ہیں جو لوگوں کے مستقبل شناسی کی نفسیات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔یہ ان عاملوں کا باقاعدہ کاروبار ہوتا ہے جاہل لوگوں کو لوٹنے کے لیے یہ طرح طرح کے طریقے اپناتے ہیں۔ ان میں کچھ ایسے چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگوں پر بھی ہاتھ صاف کر لیتے ہیں بعض عامل اپنے کاروبار کو پھیلانے اور مضبوط کرنے کے لیے قرآن و سنت کے مسنون میں تحریف کرنے، قرآنی آیات کو الٹ پلٹ کر لکھنے اور اس کی بے حرمتی کرنے سے بھی باز نہیں آتے یہی ناجائز کام اب پڑھے لکھے انداز میں بھی کیا جارہا ہے۔اسلام نے صفر کے بارے میں وہمی خیالات کو باطل قرار دیا گیا ہے یہ عقائد خاص طور پر بعض گھرانوں میں مشہور ہیں۔ہر جگہ اور علاقے میں مختلف توہمات پائی جاتی ہیں لیکن کچھ توہمات ایسی بھی ہیں جو تمام جگہوں میں ایک جیسی ہیں جیسے صفر کو لے کر توہمات تقریباً ایک جیسے ہیں۔ماہ صفر کو لوگ منحوس خیال کرتے ہیں کہ اس میں شادی بیاہ نہیں کرنا، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرنا، سفر کرنے سے گریز کرنا وغیرہ شامل ہیں۔کوئی وقت برکت اور عظمت والا تو ہو سکتا ہے جیسے ماہ رمضان، ربیع الاول، جمعۃ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینہ، دن منحوس نہیں ہو سکتا۔تمام اوقات اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں جس وقت بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وبندگی میں مشغول ہو وہ وقت مبارک ہے اور جس وقت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے وہ وقت اس کے لیے منحوس ہے۔

درحقیقت اصل نحوست گناہوں میں ہے ماہ صفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے اسے تو صفر المظفر کہا جاتا ہے یعنی کامیابی کا مہینہ، پھر یہ کیوں منحوس ہو گا؟اب اگر کوئی شخص اس مہینے میں نیکیاں کرتا رہا، احکام شرع کا پابند رہا اور گناہوں سے بچتا رہا تو یہ مہینہ یقیناً اس کے لیے بابرکت ہے اور اگر کسی نے یہ مہینہ گناہوں میں گزار دیا تو اس کی بربادی کے لیے گناہوں کی نحوست ہی کافی ہے۔جب انسان کی بد اعمالیاں بڑھ جاتی ہیں اور اس کے گناہ وجرائم پھیلنے لگتے ہیں تو پھر اسکی نحوست کا اثر زمین پر مختلف انداز میں ظاہر ہوتا ہے ان بداعمالیوں میں اوہام پرستی، بدشگونی، نحوست، شرک سب طرح کے گناہ شامل ہیں۔ان کی وجہ سے کبھی بارشیں رک جاتی ہیں تو کبھی پانی سطح زمین سے کم ہو جاتا ہے، کبھی کوئی وبائی امراض پھیل جاتے ہیں، کبھی بارشیں زیادہ ہوتی ہیں سیلاب آجاتے ہیں غرض دنیا میں جو کچھ اونچ نیچ ہوتی ہے وہ انسانوں کی بداعمالیوں کے سبب ہوتی ہے۔[22]

اختلافات کا بڑھنا:

توہم پرستی کا شکار انسان بے چینی، بے اعتمادی کا بھی شکار ہوتا ہے جو انسان کے اندر اختلافات پیدا کرتی ہے۔ توہم پرست ہر انسان کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس وجہ سے کشیدگی عام ہو جاتی ہے۔ باہمی تعلقات کے استحکام کے لئے ہر فرد کا دوسروں پر اعتماد کرنا اور اُس کی قدر و قیمت کا احساس کرنا ضروری ہے لیکن توہم پرست کو اپنے سوا کسی کی فکر نہیں ہوتی وہ ہر بات میں دوسروں سے اختلاف رکھتا ہے چاہئے وہ غلط ہی کیوں نہ ہو۔

ٹیبل نمبر 5: کیا توہم پرستی سے رشتوں میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں؟

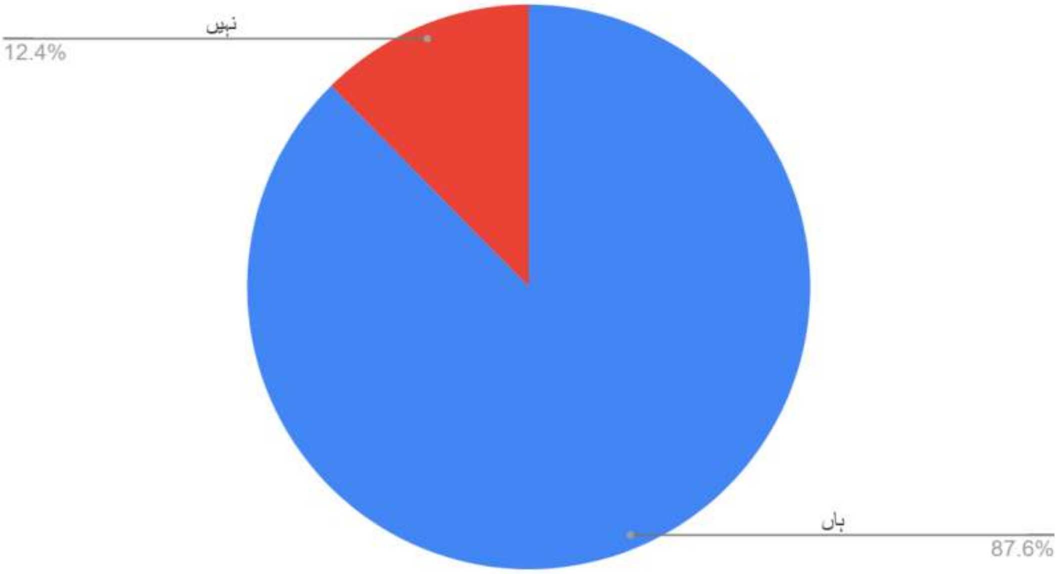

توہم پرستی سے رشتوں میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں پہ کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق 87.6٪ لوگوں کا کہنا ہے کہ توہم پرستی سے رشتوں میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں جبکہ 12.4٪ کے مطابق توہم پرستی سے رشتوں میں اختلافات پیدا نہیں ہوتے۔ اس نتیجے کے مطابق مظفر آباد کے زیادہ تر لوگ اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ توہم پرستی سے رشتوں میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

بدگمانی:

بدگمانی ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے انسان گناہوں میں پھنستا چلا جاتا ہے کیونکہ جب انسان کے دل میں کسی کے متعلق بُرا گمان پیدا ہو گا تو پھر وہ اسے صحیح کرنے کے لئے اس کی ٹوہ میں لگا رہے گا۔ توہم پرستی کے خاندانی زندگی پر اثرات کی وجہ سے دوسری برائیوں کے ساتھ ساتھ بدگمانی بھی پیدا ہو جاتی ہے جو انسان کو توہمات کا شکار بنا دیتی ہے اس لئے اسلام نے بدگمانی سے منع کیا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ بدگمانی جیسی بدترین اخلاقی بُرائی کو کسی صورت بھی پیدا نہ ہونے دیا جائے اور اچھے اخلاق، باہمی اتفاق سے کام لیا جائے۔[23]

قرآن پاک میں اسی کو یوں بیان کیا گیا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۖ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمہ: "اے اہل ایمان! بہت گمان سے احتراز کرو بعض گمان گناہ ہیں"۔[24]

ٹیبل نمبر 6: کیا آپ کے خاندان میں کوئی خاص واقعہ توہم پرستی کی بنیاد پر ہوا ہو؟

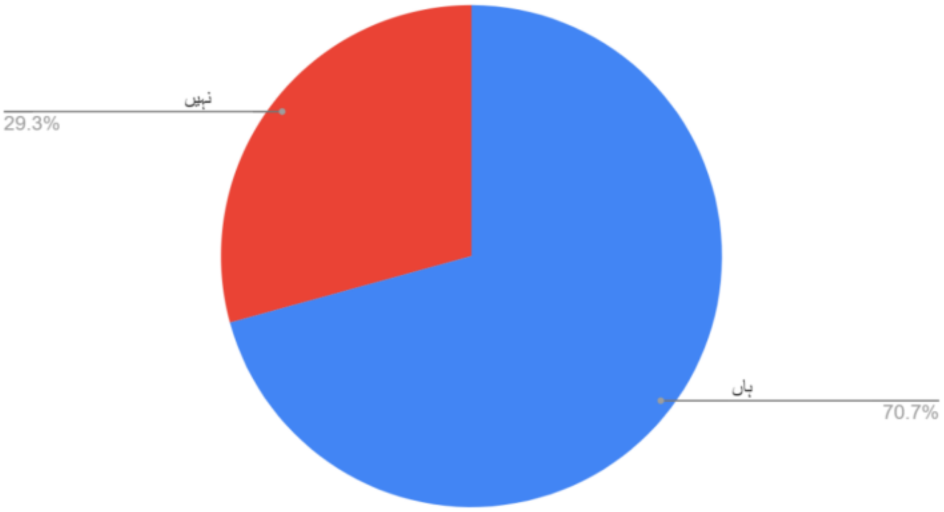

آپ کے خاندان میں کوئی خاص واقعہ توہم پرستی کی بنیاد پر ہوا ہو پہ کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق 70.7٪ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمارے خاندان میں توہم پرستی کی بنیاد پر خاص واقعہ ہوا ہے جبکہ 29.3٪ افراد کے مطابق ان کے خاندان میں توہم پرستی کے باعث کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔ اس سروے کے نتیجے کے مطابق مظفر آباد میں رہنے والے زیادہ تر لوگوں کی رائے ہے کہ توہم پرستی کے باعث ان کے خاندان میں واقعہ پیش آیا ہے۔

ٹیبل نمبر 7: کیا آپ کے خاندان میں کوئی واقعہ ہوا ہے جس کے بعد توہم پرستی بڑھ گئی ہو؟

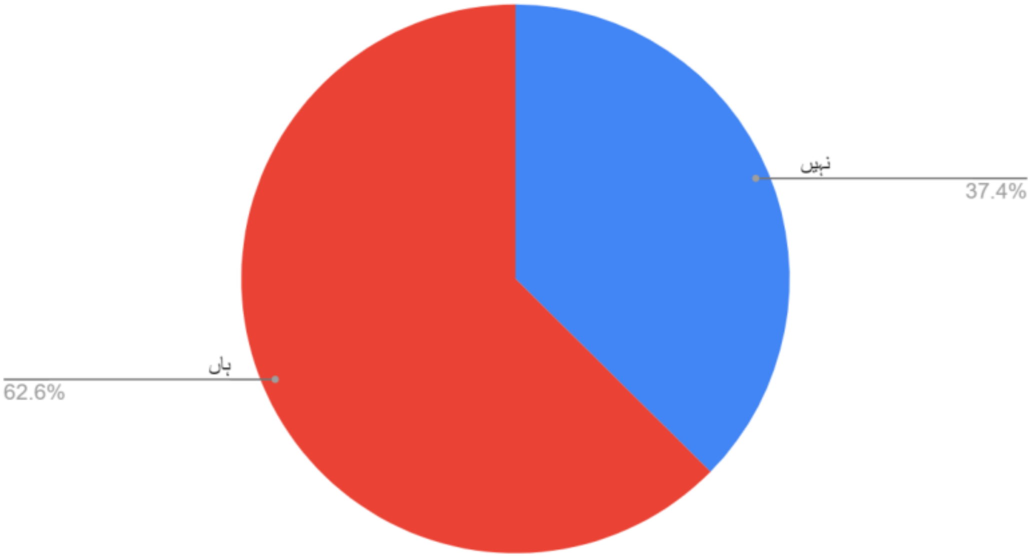

کیا آپ کے خاندان میں کوئی واقعہ ہوا ہے جس کے بعد توہم پرستی بڑھ گئی ہو پہ کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق 62.6٪ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمارے خاندان میں ایسا واقعہ ہوا ہے جس کے بعد توہم پرستی بڑھ گئی جبکہ 37.4٪ کے مطابق ان کے خاندان میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا جس کے باعث توہم پرستی بڑھ گئی ہو۔ اس سروے کے نتیجے کے مطابق مظفر آباد کی آبادی کا زیادہ تر حصہ یہ مانتا ہے کہ ان کے خاندان میں توہم پرستی کے باعث واقعہ پیش آیا ہے جس کے بعد توہم پرستی بڑھ گئی۔

خاندانی اتحاد کی کمی:

خاندانی نظام کی افادیت ہر دور میں مانی جاتی ہے مختلف خاندانوں میں زندگی گزارنے کے طریقے اور آداب مختلف ہوتے ہیں۔ایک بنیادی چیز جو خاندان کو برقرار رکھتی ہے وہ ایثار و اتحاد ہے یعنی ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کا جذبہ۔جب توہم پرستی کی وجہ سے یہ جذبہ ہی ختم ہو جائے گا تو خاندان کی بنیاد بھی کمزور ہو جائے گی۔توہم پرستی کی وجہ سے انسان میں اتحاد ختم ہو جاتا ہے وہ شک، ذہنی الجھنوں، بدشگونی جیسی بیماریوں کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔[25]

ٹیبل نمبر8: کیا توہم پرستی کے باعث خاندان میں کوئی خاص واقعہ ہوا ہے جس کی بناء پر آپس میں تعلقات میں کمی آئی ہو؟

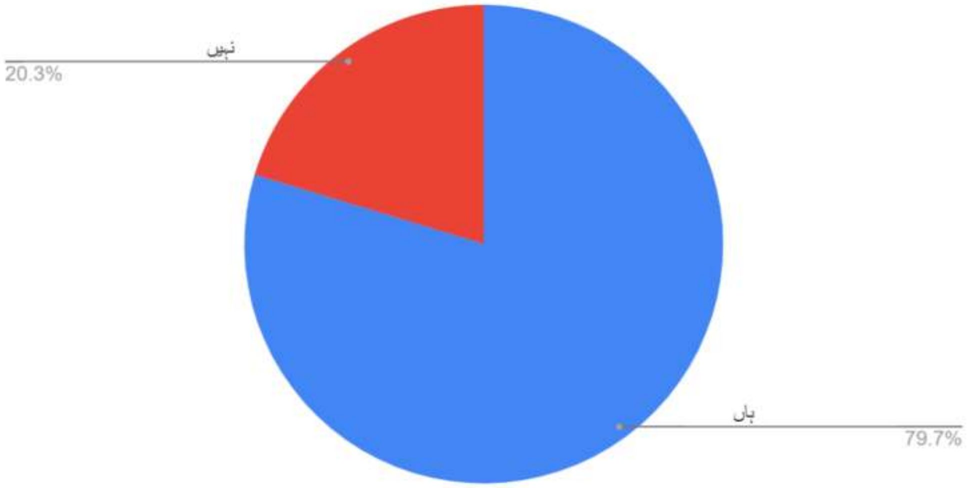

کیا توہم پرستی کے باعث خاندان میں کوئی خاص واقعہ ہوا ہے جس کی بناء پر آپس کے تعلقات میں کمی آئی ہو پہ کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق ٪79.7 افراد کہتے ہیں کہ توہم پرستی کی بنا پر خاندان میں خاص واقعہ پیش آیا ہے جس کی بناء پر آپس میں تعلقات میں کمی آئی ہے جبکہ ٪20.3 کے مطابق توہم پرستی کے باعث ان کے خاندان میں کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا جس کی بناء پر آپس میں تعلقات میں کمی آئی ہو۔اس سروے کے نتیجے سے ثابت ہوتا ہے مظفر آباد میں رہنے والوں کی بڑی تعداد مانتی ہے کہ توہم پرستی کی وجہ سے آپس کے تعلقات میں کمی آئی ہے۔

ٹیبل نمبر9: کیا کبھی توہم پرستی سے خاندان کے افراد کے درمیان اعتماد اور احترام کی کمی آئی ہو؟

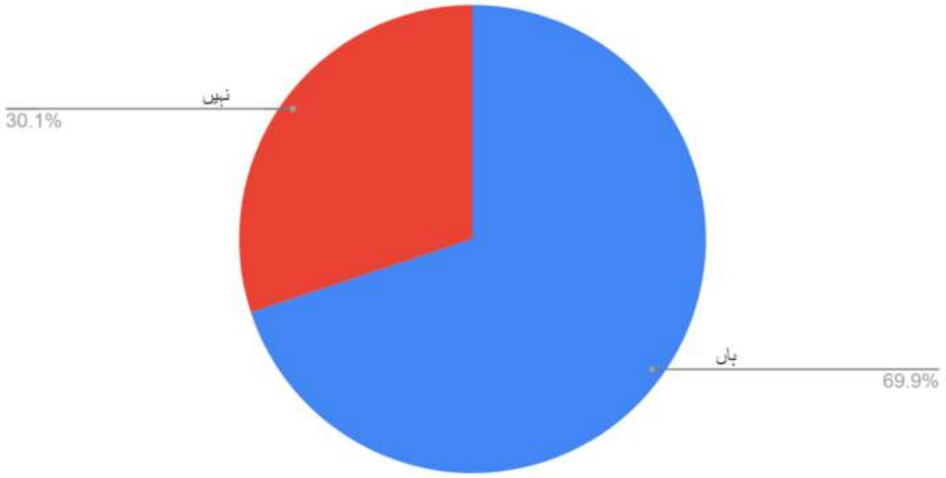

کیا کبھی توہم پرستی سے خاندان کے افراد کے درمیان اعتماد اور احترام میں کمی آئی ہے پر کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق ٪69.9 افراد کی رائے ہے کہ توہم پرستی سے خاندان کے افراد کے درمیان اعتماد اور احترام میں کمی آئی ہے جبکہ ٪30.1 کے مطابق توہم پرستی سے خاندان کے افراد کے درمیان اعتماد اور احترام میں کمی نہیں آئی۔ اس سروے کے نتیجے کے مطابق مظفر آباد کے زیادہ تر لوگ توہم پرستی سے خاندان کے افراد کے درمیان اعتماد اور احترام میں کمی آنے کو مانتے ہیں۔

مثبت انداز کی کمی:

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت دی ہے ہر انسان کی زندگی پر اُس کی سوچ اور خیالات اثر انداز ہوتے ہیں جب سوچ مثبت ہوگی تو انسان اچھا سوچے گا۔ انسان کا اٹھنا بیٹھنا جس قسم کے لوگوں کے ساتھ ہوگا اُن کا رنگ اُس پر ضرور نظر آئے گا، مثبت سوچ رکھنے والوں کے ساتھ رہے گا تو اس میں بھی مثبت انداز پیدا ہوگا اور اگر توہمات کا شکار لوگوں میں رہے گا تو وہی منفی انداز اپنائے گا ۔توہم پرست یہ سمجھتا ہے کہ ہر کوئی اسے دھوکہ دے رہا ہے کوئی اس کے ساتھ مخلص نہیں اسی وجہ سے اس کے اندر منفی سوچ پروان چڑھتی ہے اور مثبت انداز فکر ختم ہو جاتا ہے۔

ٹیبل نمبر 10: کیا خاندان کے افراد اپنے رشتے داروں کی کامیابیوں کو خوشی سے دیکھتے ہیں یا نہیں؟

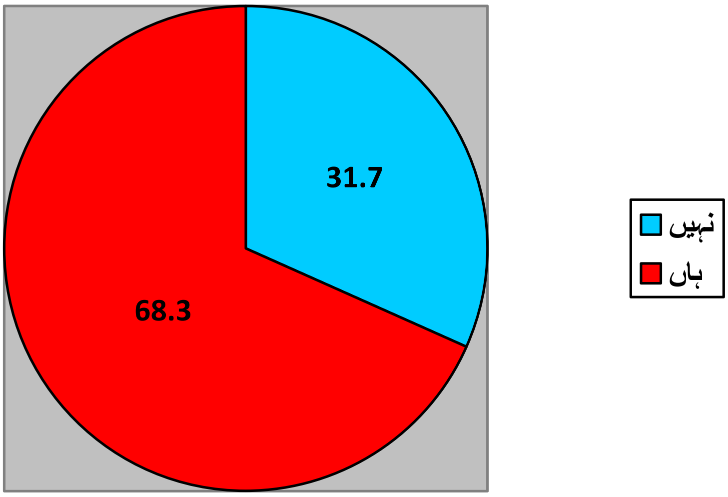

کیا خاندان کے افراد رشتے داروں کی کامیابیوں کو خوشی سے دیکھتے ہیں یا نہیں پہ کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق ٪68.3 افراد کا کہنا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی کامیابیوں کو خوشی سے نہیں دیکھتے ہیں جبکہ ٪31.7 کا کہنا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی کامیابیوں کو خوشی سے دیکھتے۔ اس سروے کے نتیجے کے مطابق مظفر آباد کے زیادہ تر لوگ اپنے رشتے داروں کی کامیابیوں کو خوشی نہیں سے دیکھتے ہیں۔

روابط میں کمی:

توہم پرست انسان کا تعلق اپنے دوستوں، رشتہ داروں کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے اس لئے کہ اس کی منفی سوچ اسے کسی کے ساتھ روابط رکھنے ہی نہیں دیتی۔ لوگ اس سے دور رہنا پسند کرتے ہیں چونکہ وہ اس کے منفی خیالات اور توہمات برداشت ہی نہیں کرپاتے۔ توہم

پرستی انسان کو تنہا کر دیتی ہے وہ ہر وقت اپنے خیالات کی دنیا میں گھیرا رہتا ہے اور ان سے نکلنے کی کوشش ہی نہیں کرتا اس لئے کہ وہ انہیں غلط تصور ہی نہیں کرتا اور جو کوئی اسے توہمات پر عمل کرنے سے منع کرتا ہے وہ اس کا بھی دشمن بن جاتا ہے۔[26]

ٹیبل نمبر11: کیا توہم پرستی کے باعث خاندانی روابط کمزور اور رشتے کمزور ہوتے ہیں؟

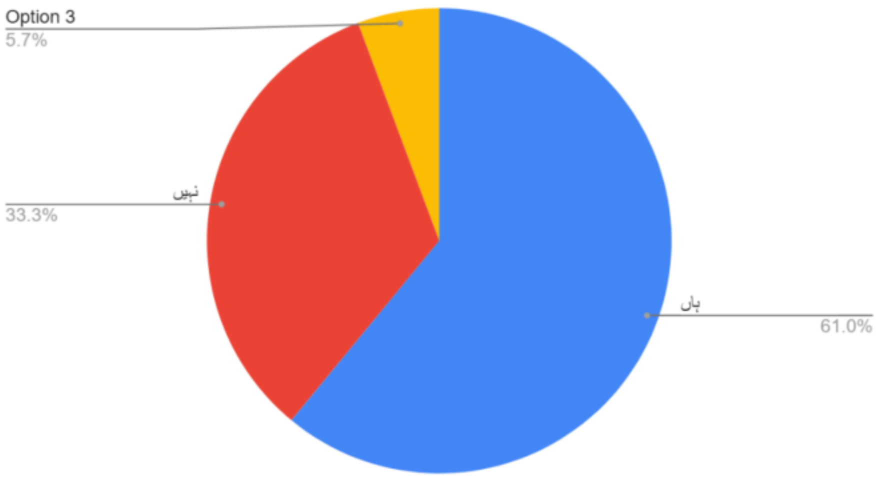

توہم پرستی کے باعث خاندانی روابط کمزور اور رشتے کمزور ہوتے ہیں پر کئے گئے سروے میں ٪ 61.0 کا کہنا ہے کہ توہم پرستی کے باعث خاندانی روابط کمزور اور رشتے کمزور ہوتے ہیں جبکہ ٪33.3 کے مطابق توہم پرستی کے باعث خاندانی روابط کمزور اور رشتے کمزور نہیں ہوتے۔ اس سروے کے نتیجے کے مطابق مظفر آباد کے لوگوں کی بڑی تعداد کہتی ہے کہ توہم پرستی کے باعث خاندانی روابط کمزور اور رشتے کمزور ہوتے ہیں۔

ٹیبل نمبر12: کیا آپ کے خاندان میں توہم پرستی روابط کے خراب ہونے کا سبب ہے؟

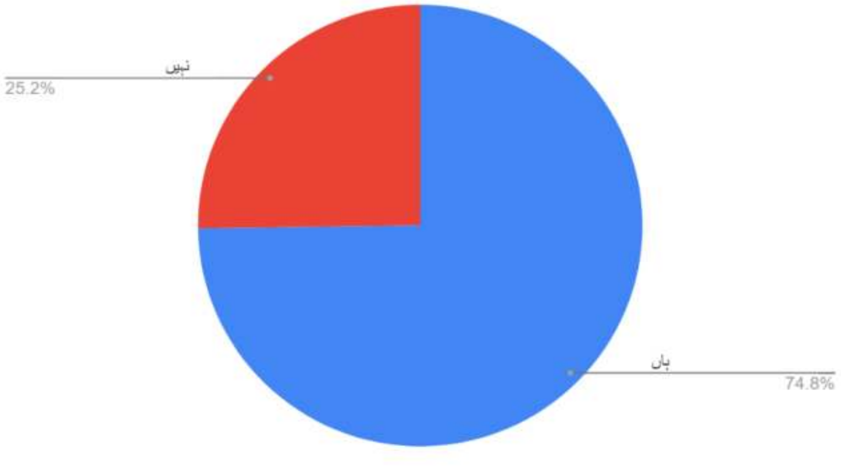

آپ کے خاندان میں توہم پرستی روابط کے خراب ہونے کا سبب ہے پہ کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق ٪74.8افراد کا کہنا ہے کہ توہم پرستی خاندان کے روابط خراب کرنے کا سبب ہے جبکہ ٪25.2 کے مطابق توہم پرستی خاندان کے روابط خراب کرنے کا سبب نہیں۔اس نتیجے سے ثابت ہے کہ مظفر آباد کے لوگوں کی بڑی تعداد توہم پرستی کو روابط خراب ہونے کا سبب سمجھتے ہیں۔

ٹیبل نمبر13: آپ کے خاندان میں توہم پرستی کے باعث احترام اور اعتماد میں کمی کا اثر ہوتا ہے یا نہیں؟

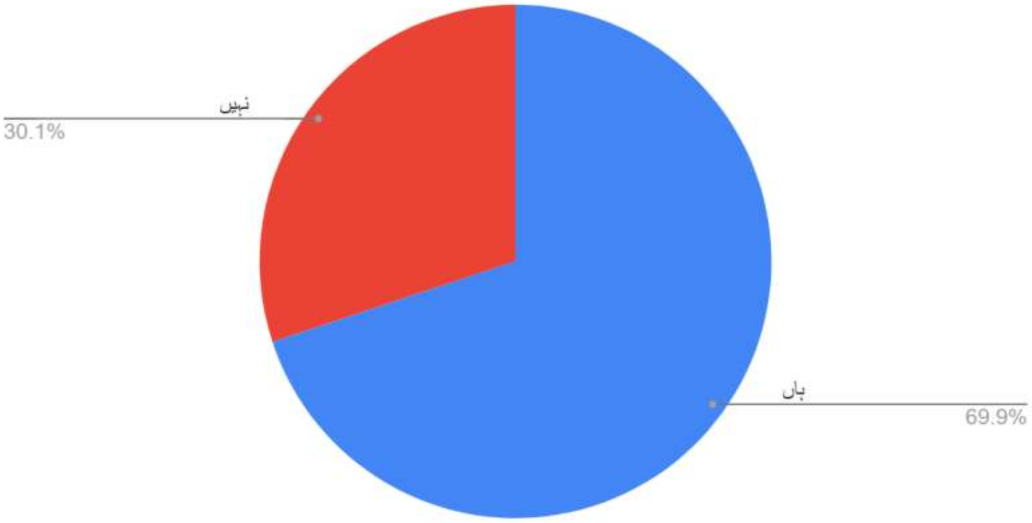

آپ کے خاندان میں توہم پرستی کے باعث احترام اور اعتماد کی کمی کا اثر ہوتا ہے یا نہیں پر کئے جانے والے سروے کے مطابق 69.9٪ افراد کا کہنا ہے کہ توہم پرستی کے باعث خاندان میں احترام اور اعتماد میں کمی کا اثر ہوتا ہے جبکہ 30.1٪ کے مطابق توہم پرستی کے باعث خاندان میں احترام اور اعتماد میں کمی نہیں آتی۔ اس سروے کے نتیجے سے ثابت ہوتا ہے کہ مظفر آباد کے زیادہ تر لوگ توہم پرستی کے باعث احترام اور اعتماد کی کمی کا اثر ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔

ٹیبل نمبر14:

کیا توہم پرستی سے بچنے کے لئے خاندان کے افراد کو خاندانی اتحاد کو بحال کرنے کے لئے کچھ اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

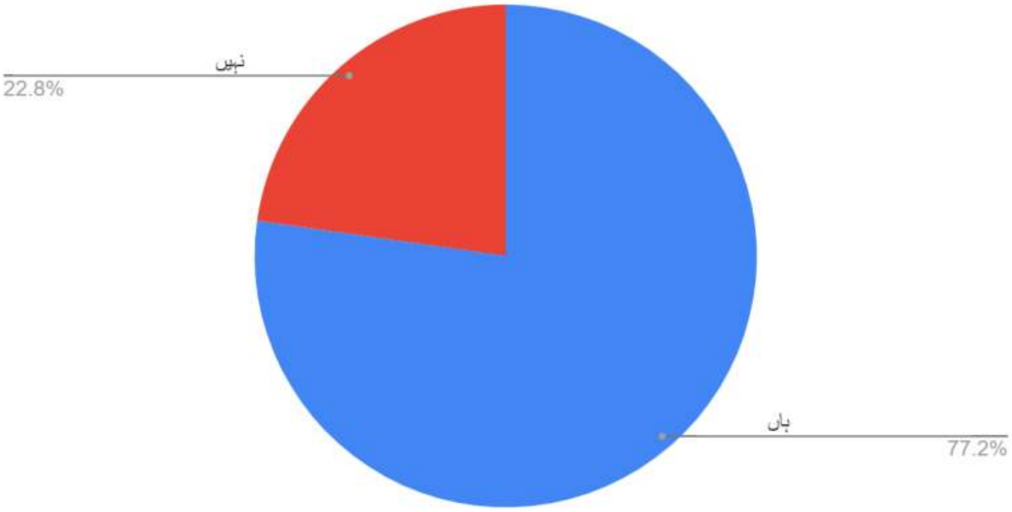

کیا توہم پرستی سے بچنے کے لئے خاندان کے افراد کو خاندانی اتحاد بحال کرنے کے لئے کچھ اقدامات اٹھانے چاہئیں پہ کئے جانے والے سروے کے مطابق 77.2٪ افراد کا کہنا ہے ہاں اٹھانے چاہئیں جبکہ 22.8٪ کے مطابق توہم پرستی کے اثرات سے بچنے کے لئے خاندان کے افراد کو خاندانی اتحاد بحال کرنے کے لئے اقدامات کی ضرورت نہیں۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے مظفر آباد کے زیادہ تر لوگ توہم پرستی سے بچنے کے لئے خاندان کے افراد کو خاندانی اتحاد بحال کرنے کے لئے اقدامات اٹھانے کو کہتے ہیں۔

علما کرام کے مطابق اوہام پرستی کا تدارک:

مظفر آباد میں اوہام پرستی کے تدارک کے لئے کروائے گئے سروے میں علما کرام مولانا محمد طیب، مفتی عاصم، خطب عبد اللہ، مفتی الرحمن فاروق، مولانا شجاع علی، مولانا قیصر، مفتی عبد الحمید، قاری رضوان، خطیب ثناالرحیم، مفتی بشیر شامل کیا گیا جن سے اوہام پرستی کے تدارک کے لئے چار مختصر سوالات کئے گئے۔ان کے نتائج ذیل میں بیان کیے گئے ہیں:

7٪ علما کرام کے مطابق اسلامی تعلیمات کے ذریعے اوہام پرستی کا تدارک کیا جاسکتا ہے، 30٪ کی رائے ہے کہ عقیدے توحید و رسالت کے ذریعے اوہام پرستی کا تدارک ہو سکتا ہے، 20٪ کے مطابق توہم پرستی پہ بحث کر کہ اور اس کی تردید کر کہ اس کا تدارک کیا جاسکتا ہے، 20٪ کے مطابق مثبت اور صحیح معلومات کے ذریعے اوہام پرستی کا تدارک ممکن ہے، 20٪ کی رائے ہے کہ تعلیمی نصاب کے ذریعے اس کا تدارک کیا جاسکتا ہے جبکہ 10٪ نے کہا کہ میڈیا کے ذریعے اوہام پرستی کا تدارک ہو سکتا ہے۔اوہام پرستی کے تدارک کے لئے علما کرام سے کئے جانے والے سروے کے نتائج کے مطابق علما کی بڑی تعداد نے اسلامی تعلیمات کے ذریعے اوہام پرستی کے تدارک کی رائے دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات سے ہی اوہام پرستی کا تدارک ممکن ہے۔توہم پرستی ایک ایسا مرض ہے جس کے اثرات نہایت خطرناک ہیں معاشرے میں اس کے اثرات کا احساس زیادہ نہیں پایا جاتا لوگ عام طور پر اسے معمولی مرض سمجھتے ہیں جبکہ یہ معمولی مرض نہیں۔عوام کی اکثریت باشعور نہیں جس وجہ سے مسئلہ نہایت سنجیدہ ہو گیا ہے، اس لئے عوام میں شعور پیدا کرنے کے لئے تربیتی ماحول تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔

اوہام پرستی کے تدارک کے نتائج مظفر آباد کے لوگوں کی رائے کے مطابق:

اوہام پرستی کے تدارک کے لئے کیے گئے سروے میں مظفر آباد کے لوگوں سے رائے لی گئی جس میں اساتذہ، معلمات، طلبا، طالبات خواندہ، ناخواندہ افراد، لیکچرار، خاندان کے افراد اور معاشرے کے عام لوگوں نے حصہ لیا جن کے نتائج درجہ ذیل ہیں:

55٪ کے مطابق اسلامی تعلیمات پر عمل کر کہ اوہام پرستی کا تدارک ہو سکتا ہے، 5.8٪ کی رائے ہے کہ اپنے عقائد درست کر کے تدارک ممکن ہے، 8.3٪ کے مطابق صحیح اور مثبت معلومات کے ذریعے تدارک کیا جاسکتا ہے، 6.6٪ کا کہنا ہے کہ شرح خواندگی میں اضافہ کر کے تدارک ممکن ہے، 4.1٪ کی رائے ہے کہ میڈیا کا درست استعمال کر کے تدارک ہو سکتا ہے، 4.1٪ ہی کے مطابق آگاہی، سائنسی سوچ اور خدا پر یقین مضبوط کر کے اوہام پرستی کا تدارک ہو سکتا ہے، 5٪ کے مطابق روزمرہ زندگی میں اسوہ حسنہ اپنا کر تدارک ممکن ہے 1.6٪ کی رائے ہے کہ قرآن مجید کو ترجمہ، تشریح سے پڑھ کر، ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اس کی روک تھام کے لئے کام کرنے سے اس کا تدارک ہو سکتا ہے جبکہ 2.5٪ کے مطابق معاشرے سے غلط اور غیر مسلم روایات دور کر کے اوہام پرستی کا تدارک ممکن ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مظفر آباد کے لوگوں کی بڑی تعداد کے مطابق اوہام پرستی کے تدارک کے لئے اسلامی تعلیمات پہ عمل ضروری ہے۔ قرآنی تعلیمات کی صحیح فہم و عمل سے انسانی کردار کو مضبوط بنایا جاسکتا ہے تاکہ مایوسی، ذہنی الجھن، احساس کمتری، احساس برتری جیسے امراض اور توہمات کے اثرات سے بچا جاسکے۔اللہ تعالیٰ پر بھروسہ، اعتماد اور توکل سے انسان خیالی خطرات، خوف و پریشانی اور فضول باتوں سے محفوظ رہ سکتا ہے ۔اللہ تعالیٰ پر یقین انسانی شخصیت کو بدل دیتا ہے اور اسے اطمینان ملتا ہے جس سے وہ توہم پرستی، بدشگونی سے دور ہو جاتا ہے۔جس طرح توہم پرستی کے اسباب و اثرات ایک یا دو نہیں بلکہ کئی ہیں اسی طرح توہم پرستی کے تدارک کے ذرائع بھی بہت ہیں جن میں سب سے اہم قرآن و حدیث کی تعلیمات کا درست فہم و عمل ہے پھر عقائد کی درستگی، نصابی تعلیم، میڈیا کے مثبت کردار، شرح خواندگی میں اضافہ، ایک دوسرے

کے ساتھ مل کر روک تھام کے لئے کام کرکے، غیر مسلموں کی غلط روایات کو معاشرے سے دور کرکے اور علم نفسیات کے ذریعے توہم پرستی کا خاتمہ ممکن ہے۔

بحث وتجزیہ:

اوہام پرستی جیسے عقائد کے اثرات ہمارے مذہب کے ساتھ ساتھ ہماری معاشرتی زندگی میں بھی مرتب ہوتے ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے معاشرے پر اثر کرتی ہیں بلکہ ہماری گھریلو زندگی پر بھی بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کے اثر سے چھوٹے بچے اور پڑھے لکھے افراد بھی متاثر ہوتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب اوہام پرستی کا شکار زیادہ تر خواتین ہوتی تھیں اور مرد حضرات انہیں برا خیال کرتے تھے لیکن آج کے جدید دور میں یہ مسئلہ صرف خواتین کا ہی نہیں بلکہ مرد حضرات کی بڑی تعداد اس کا شکار ہے۔ کچھ گھرانوں میں صرف مرد ہی توہمات پر عمل کرتے نظر آتے ہیں جبکہ بعض گھرانوں میں خواتین بھی ان کا ساتھ دیتی ہیں لیکن جس گھر میں خواتین توہمات، اوہام پرستی کا شکار ہوں وہاں پر عمل زیادہ کیا جاتا ہے چونکہ ایک خاندان میں بچے، بوڑھے، خواتین، مرد سب شامل ہیں۔ خواتین گھر کی حکمران ہوتی ہیں وہ گھروں میں جو اصول اور ثقافت فروغ دیتی ہیں وہی آگے ان کی نسل میں آتے ہیں۔ اسی طرح خواتین کے ذریعے پورا خاندان اور پھر نسل در نسل یہ توہمات منتقل ہوتی ہیں۔ اس باب میں اوہام پرستی کے خاندانی نظام پر اثرات، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل پہ بحث کی گئی ہے۔ اوہام پرستی کو ختم کرنے میں خواتین کردار ادا کرسکتی ہیں۔ چونکہ خواتین کی آپس میں گفتگو زیادہ ہوتی ہے اور وہ باتوں کو پھیلانے کا سبب بنتی ہیں۔ اگر وہ توہمات اور اوہام پر عمل کرنا چھوڑ دیں اور ان کو ختم کرنے کا عزم کرلیں اور اس کی شروعات اپنے ہی گھر سے کریں تو ان کے ساتھ ساتھ یہ توہمات ان کے گھر، محلے، شہر، خاندان سے ختم ہو سکتی ہیں۔ اوہام پرستی کو عام کرنے میں ہمارے بزرگوں کا بھی کردار ہے ہمارے ذہنوں میں جانے انجانے میں انہوں نے ایسے بے شمار خیالات وتوہمات ڈالے ہیں جو اب ہمارے ذہنوں سے نکالنا بہت مشکل ہیں چونکہ ان پر عمل کرتے ہوئے ہم نے پوری زندگی گزار دی ہے اس لیے اگر اب کوئی ہمارے بڑوں کے ذہنوں سے یہ توہمات نکالنے کی کوشش بھی کرے تو وہ کہتے ہیں ہمیں نہ سکھاؤ، ہم نے اپنے بڑوں سے یہ سب سیکھا ہے اور انہیں عمل کرتے دیکھا ہے اور پوری زندگی اسی پر عمل کیا ہے۔ تم نئی نسل کو کیا معلوم اگر تمہیں یہ سب توہمات لگتی ہیں تو تم اپنی اولاد کو سکھانا۔ ہمارے ذہنوں میں یہ توہمات اس قدر بس گئی ہیں کہ ان کو ہمارے بڑوں کے ذہنوں سے نکالنا ناممکن ہے۔ ان توہمات کے ہماری زندگیوں پر خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ اوہام ہمارے عقیدے کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ان سے نکلنے کا واحد حل قرآنی تعلیمات اور سنت نبویؐ ہے۔ مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحیح اسلامی تعلیمات کا علم حاصل کرے اور اسے دوسروں تک عام بھی کرے تاکہ ان فضول بے بنیاد خیالات سے دور رہا جائے۔

نتائج:

اوہام پرستی ایسا عقیدہ سمجھا جاتا ہے جو لاعلمی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ اوہام پرستی ایسی بیماری ہے جس کا مریض ہر چیز سے خوف کھاتا ہے اور انہی سے اپنا نفع ونقصان وابستہ کرلیتا ہے۔ قبل از اسلام عربوں اور دوسری اقوام میں توہمات کا شکار تھی۔ توہمات کو مذہب کا لازمی جز قرار دیتے۔ آپ ﷺ نے توہم پرستی کی تردید فرمائی۔ انسانوں کی ہدایت کے لئے کتاب اور پیغمبر بھیجے تاکہ ان کو خیر کا راستہ دکھائیں لیکن انسان پر اس کے ماحول، دوسری ثقافتوں وتہذیبوں نے ایسا اثر ڈالا کہ وہ ہدایت چھوڑ کر دوسری تہذیبوں اور ثقافتوں کے پیچھے لگ گیا۔ انسان نے اپنی کمزوریاں دور کرنے کے لئے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اپنائی۔ انہی گمراہیوں میں سے ایک اوہام پرستی ہے جو انسان کو شرک تک لے جاتی ہے۔ توہمات پر یقین کرنے سے انسان اپنے رب حقیقی پر یقین اور توکل چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا تقدیر پر یقین ختم ہو جاتا ہے۔ اوہام پرستی کا اثر اس کے ساتھ جڑے دوسرے افراد پر بھی ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مظفر آباد میں اوہام پرستی کی صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ جن میں ماہ صفر کی

توہمات، آنکھوں کا پھڑکنا، کالی بلی کا راستہ کاٹنا، جمعہ کے دن کپڑے دھونے سے رزق میں کمی، اولیاء اللہ کے نام پر ذبح، مزارات کے درختوں کے نیچے منتیں ماننا، مزارات پر چادریں چڑھانا، عرس ماننا، قدم بوسی، تعویذات و عملیات، مردوں کا سر پر چوٹی رکھنا، نجومی یا قرآن سے فال نکلوانا، نظر بد سے متعلق توہمات، مردہ کی چیزوں کو منحوس سمجھنا جیسی صورتیں مظفر آباد میں عام ہیں، جن پر لوگ دین کا حصہ سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ مظفر آباد میں ان صورتوں کے عام ہونے کی وجہ قرآن وسنت سے دوری، غیر مسلموں کے ساتھ رہنا، جدید معاشرتی نظام، رسوم و رواج، ناخواندگی، عقیدے کی کمزوری، شادی اور موت کے بعد کی توہمات، مذہبی رسومات، کسی کی پیدائش، منگنی شادی پر کسی کا انتقال ہونا نحوست ہونا، میڈیا کا توہم پرستی میں کردار ادا کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ خاندان ایک ایسا ریاستی ادارہ ہے جس پر معاشرے کی عمارت قائم ہے۔ یہ ہر فرد کی زندگی میں اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے ہی مذہبی تہذیبی و ثقافتی وظائف اگلی نسلوں میں منتقل ہوتے ہیں۔ توہمات کا زیادہ اثر خواتین پر ہوتا ہے جو گھریلو زندگی میں اہم مقام رکھتی ہیں اس لئے جو چیزیں ان پر اثر کرتی ہیں۔ برے اثرات مرتب ہوتے ہیں جیسے شادی کے معاملات پر اثرات، تعویذ کے ذریعے قابو کرنا، غیر اللہ سے مدد مانگنا، اختلافات کا بڑھنا، بدگمان ہونا، خاندانی اتحاد ختم ہونا، مثبت سوچ کی کمی، روابط کم ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب ایسے اثرات ہیں جو خاندانی نظام کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔ اسلام ہر اس چیز کو ختم کرتا ہے جس سے آدمی کا عقیدہ توحید متاثر ہو یہی وجہ ہے کہ عقائد کے معاملے میں اسلامی تعلیمات کسی قسم کی لچک نہیں رکھتی۔ ہمیں اپنے عقائد کو درست کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم ان سے محفوظ رہ سکیں۔ لوگوں کے ذہنوں کو کھولنے کے لئے صرف نصابی کتب کا مطالعہ یہ ضروری نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات، اوہام اور توہمات میں فرق معلوم ہونا بھی ضروری ہے تاکہ کوئی مسلمان بھی توہمات کو اسلامی تعلیمات نہ سمجھے اور ان بے بنیاد روایات پر عمل نہ کرے۔

توہم پرستی ایک معاشرتی مسئلہ ہے۔ توہم پرستی شرک کی بنیادوں پر قائم ہوتی ہے جو اسلام میں حرام ہے۔ اسلام میں نیک فال یا نیک شگون لینا جائز ہے جو توہمات کے عناصر سے پاک ہو۔ توہم پرستی ایک نفسیاتی بیماری ہے اس کا اثر صرف انسان کی باطنی کیفیات پر ہی نہیں ہوتا بلکہ ظاہری افعال پر بھی نظر آتا ہے۔ بعض اوقات کامیابی اور عروج کے زوال کا خوف بھی انسان کو توہمات کا شکار بنا دیتا ہے اس لئے معاشرتی سطح پر تعلیم وتربیت کی ضرورت ہے تاکہ توہمات کو جڑ سے ختم کیا جاسکے۔ اوہام پرستی کے تدارک کے لئے قرآن وحدیث کا ترجمہ و تشریح کے ساتھ مطالعہ کیا جائے اور اپنے عقائد کی اصلاح کی جائے، اسلامی تعلیمات کو فروغ دے کر ان پر عمل کو یقینی بنایا جائے اور اپنے تمام مسائل کا حل قرآن وسنت سے تلاش کیا جائے۔

سفارشات:

توہم پرستی کو معاشرے سے ختم کرنے کے لئے اس تحقیق کے ذریعے مندرجہ ذیل نکات پیش کئے گئے ہیں جن کے ذریعے ان کی روک تھام میں مدد ملے گی۔

1. توہم پرستی کی بنیادی وجہ فضول خیالات ہیں جو قرآن وسنت سے دوری کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن وحدیث کا بغور مطالعہ کرکے اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرکے اور انہیں عام کرکے توہم پرستی کا خاتمہ ممکن ہے۔
2. اپنے عقائد درست رکھ کر توہمات سے بچا جاسکتا ہے۔ قرآن وحدیث کو ترجمہ و تشریح سے پڑھ کر اس لعنت سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ معاشرے میں رائج بے بنیاد روایات کو ختم کیا جائے اور اپنے مسائل کا حل قرآن وسنت سے تلاش کیا جائے۔
3. توہم پرستی سے لوگوں کو بچانے کے لئے بعض ضروری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جیسے اسلامی تعلیمات کا فروغ، لوگوں میں آگاہی اور سائنسی سوچ پیدا کرنا، معاشرے سے ناخواندگی ختم کرنا، میڈیا کے ذریعے اسلامی تعلیمات عام کرنا وغیرہ۔

4. بڑے بوڑھوں کی بنائی ہوئی بے بنیاد روایات پر عمل نہ کیا جائے بلکہ عقائد کی اصلاح کی جائے۔ کسی کے کہنے پر کسی دوسرے کو برا بھلا کہنا، منحوس سمجھنا، بد شگونی لینا، جیسے کاموں سے بچا جائے۔ زیادہ سے زیادہ اسلامی تعلیمات پر زور دیا جائے۔ علم اور عقیدے کو بڑھایا جائے، اپنی سوچ تبدیل کی جائے اور اللہ پر اپنے یقین کو مضبوط کیا جائے۔
5. توہم پرستی کو معاشرے سے دور کرنے کے لئے مل کر ایک دوسرے کے ساتھ کام کرنا ضروری ہے۔ توہم پرستی ایک ایسی بدعت ہے جو ہماری صحت کے لئے خطرناک ہے۔ دین کے ساتھ تعلق جوڑ کر توہم پرستی کو معاشرے سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

حواشی

[1] Zafar Aziz Chaudhry, "Supersitions rules in Pakistan", Daily Times (14 Feb. 2020)

[2] القرآن: 6:49۔

[3] Chaudhry, "Supersitition rules in Pakistan"
[4] Chaudhry, "Supersitition rules in Pakistan"

[2] شکیلہ سبحان شیخ، "توہم پرستی اور ہمارا معاشرہ"، رسائی: 12 مئی 2016ء

https://www.express.pk/story/504717

[6] حافظ مبشر حسین، انسان اور شیطان (لاہور: مبشر اکیڈمی، 2004ء)، 1/ 23،24۔

[7] القرآن: 3:76

[8] شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی (لاہور: س۔ن)، 1/ 754۔

[9] القرآن: 16:59۔

[10] عثمانی، تفسیر عثمانی، 1/ 712۔

[11] مبشر حسین، انسان اور شیطان، 1/ 164،165۔

[12] القرآن: 2:18،17۔

[13] عثمانی، تفسیر عثمانی، 1/ 5۔

[14] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین (لاہور: مکتبہ رحمانیہ س۔ن)، 1/ 564۔

[15] عثمانی، تفسیر عثمانی، 1/ 67۔

[16] ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، "ع"، فرہنگ کارواں، (لاہور س۔ن)، 83

[17] سید جلال الدین عمری، "اسلام کا عائلی نظام"، رسائی: جولائی 2017ء،
https://zindgienau.com/issues/2017/July/images/unicode-files/heading12.htm

[18] سید جلال الدین عمری، "اسلام کا عائلی نظام"، رسائی: جولائی 2017ء،
https://zindgienau.com/issues/2017/July/images/unicode-files/heading12.htm

[19] مجلس المدینۃ، بدشگونی-13 (کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2019ء)، 9/ 63۔

[20] اقراء، "توہم پرستی اسلامی تعلیمات کے منافی عمل"، رسائی: 12 اکتوبر 2018ء

https://jang.com.pk/news/562255

[21] اقراء، توہم پرستی اسلامی تعلیمات کے منافی عمل۔

[22] حافظ مبشر حسین، جنات کا پوسٹمارٹم (لاہور: مبشر اکیڈمی، 2008ء)، 17۔

[23] فریدہ ساجد، "بدگمانی اور اس کے اثرات"، رسائی: 20 دسمبر 2012ء

https://www.express.pk/story/66328

[24] القرآن:12:49

[25] شازیہ رباب، "مشترکہ خاندانی نظام"، رسائی:10 فروری 2023ء
https://jang.com.pk/news/1192125

[26] شادات احمد صدیقی، "مثبت سوچ ایسا خزانہ ہے جو مٹی کو سونا بنادے"، رسائی:25 ستمبر 2021ء https://jang.com.pk/news/989526